بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈوانس اجرت کی وجہ سے کم پیسوں میں کام کروانا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا جیولری کا کام ہے، جیولری پالش ہوتی ہے، پالش کا نارمل مارکیٹ ریٹ فرض کریں 1300 پر کلو ہے، اور پالش والوں کو ایک ماہ بعد بل ادا کیا جاتا ہے، میں پالش والے سے کہوں کہ : آپ مجھ سے ایڈوانس لے لیں، اور میرا کام آپ 1100 میں کردیں۔ اس پر وہ ایگری ہو جائے، تو میرا یوں ایڈوانس دے کر نفع حاصل کرنا کیا درست ہے؟ آپ رہنمائی فرمائیں۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا ایڈوانس اجرت کی صورت میں کم پیسوں پر کام کروانا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ معاملہ عقد اجارہ ہے، اور ایڈوانس دی جانے والی رقم اجرت ہے، اور اجرت میں باہمی رضامندی سے کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی چیز کو بیچتے وقت اس کا ثمن، نقد میں کم، اور ادھار میں زیادہ مقرر کیا جائے، تو فقہائے کرام نے اس کے جائز ہونے کی تصریح فرمائی، اور کتب فقہ میں ہی یہ فرمایا گیا ہے کہ اجارہ میں اجرت کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بیع میں ثمن کا معاملہ ہے، لہٰذا ایڈوانس اجرت دینے کی وجہ سے، اجرت میں کمی کرنا بھی جائز ہوگا۔

استحقاق اجرت کی صورتیں بیان کرتے ہوئے، امام ابو الحسن برہان الدین مرغینانی علیہ الرحمۃ ہدایہ میں اور امام ابو بکر حدادی حنفی علیہ الرحمۃ جوہرہ میں لکھتے ہیں، (واللفظ للجوهرة) ”(والأجرة لا تجب بالعقد) أي لا يجب أداؤها۔۔۔ (ويستحق بأحد معان ثلاثة إما أن يشترط التعجيل، أو بالتعجيل من غير شرط أو باستيفاء المعقود عليه)“ ترجمہ : اور اجرت عقد کی وجہ سے واجب نہیں ہوتی یعنی اس کا ادا کرنا لازم نہیں ہوتا اور اس کا استحقاق تین صورتوں میں سے ایک کے ذریعے ہوتا ہے یا پیشگی اجرت کو شرط قرار دیا جائے یا بغیر شرط پیشگی اجرت دے دی جائے یا جس چیز پر عقد ہوا، اس کے منافع کو مکمل حاصل کر لیا جائے۔ (الجوھرۃ النیرۃ، جلد 01، صفحہ 568، مطبوعہ : لاہور)

بیع میں نقد و ادھار کے اعتبار سے ثمن میں کمی و زیادتی کرنا جائز ہے، محقق ابن الہمام علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں : ”ان كون الثمن على تقدير النقد ألفا وعلى تقدير النسيئة ألفين ليس فی معنى الربا“ ترجمہ : کسی چیز کی قیمت نقد کی صورت میں ایک ہزار اور ادھار کی صورت میں دو ہزار ہو، تو یہ سود کے معنیٰ میں داخل نہیں۔ (فتح القدیر، جلد 06، صفحہ 410، مطبوعہ : کوئٹہ)

بسوط سرخسی اور بدائع میں ہے، (واللفظ للآخر):"الاجرۃ فی الاجارات معتبرۃ بالثمن فی البیاعات لان کل واحد من العقدین معاوضۃ المال بالمال"ترجمہ: اجارہ میں اجرت کو بیع میں ثمن پر قیاس کیا جائے گا، کیونکہ ان میں سے ہر ایک معاوضۃ المال بالمال (مال کے بدلے مال دینا) ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد04، صفحہ48، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5104

تاریخ اجراء: 26ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/12جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net